Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 32, Sr.No.85, 2011, pp 95 - 106

مجلّہ تحقیق
مجلّہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۲، اکتوبر۔دسمبر ۲۰۱۱ء، شمارہ ۸۵

کشمیری پنڈتوں کے تہوار

ڈاکٹر سید علی رضا ☆

Abstract:

Jammu and Kashmir is the home of different races and sects like Muslims and Hindu Pandits pursuing two different faiths in perfect mutual affection, respect and trust. Kashmiri Pandits have been a profoundly religious people; religion has played a pivotal role in shaping their customs, rituals, rites and festivals. Pandit`s religious festivals have a deep spiritual and religions significance in them. In all the important social and religions festivals of Kashmiri Pandits their Muslims neighbours take a keen and personal interest to participate enthusiastically.

سرزمین کشمیر قدرت کے حُسن تخلیق کا ایک عمدہ شاہکار ہے جس کی جھلک دیکھنے کے لیے ہر دور میں سیاح دنیا کے کونے کونے سے اِس خطۂ لالہ وگل میں کھنچے چلے آتے اور اپنے ذوقِ دید کی تسکین کا سبب پیدا کرتے رہے۔ یہ خطہ فردوس بریں مختلف قوموں کی آماجگاہ رہا ہے جن میں مسلمان اور ہندو دو بڑی قومیں اپنی ثقافت کا پرچار کرتی رہی ہیں۔ ہندو قوم گو کہ مسلمانوں کی نسبت اقلیت میں ہے مگر اس کے باوجود وہاں کی ثقافت کی نیرنگیاں برہمنان کشمیر کی ثقافتی وتہذیبی رنگوں کے بغیر ادھوری نظر آتی ہیں۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ کشمیریات، اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب، لاہور۔

یہ برہمنان کشمیر دراصل آریاءنسل سے ہیں جو عام طور پر وہاں پنڈت کے نام سے جانے جاتے ہیں اور جہاں تک خطہ کشمیر کی باقاعدہ مہذب معاشرت کی بات ہے تو وہ انہی برہمنان کشمیر کی آمد سے شروع ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ بعد میں مسلمانوں نے اس خطہ کو تسخیر کیا اور یہاں اپنی ثقافت کا پرچار کیا مگر آج بھی کشمیری پنڈت اس خطہ جنت نظیر میں اپنی ثقافت کا مخصوص انداز میں پرچار کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جو یقیناً وہاں کے ماحول کو انتہائی دلکش و رنگین بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کشمیری پنڈت اپنے خاص ثقافتی انداز میں اپنے تہوار مناتے ہیں جو اپنے اندر وہاں کے ماحول کو سموئے ہوئے اپنی اوڑھ متوجہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایم-کے، کاہ لکھتے ہیں:

> Festival break the monotony of everyday work and provide the members of community with an opportunity to feel cheerful, happy and relaxed. Hindu festivals have a deep spiritual import and religious significance and have also a hygenic element in them.(1)

کشمیری پنڈتوں سے منسوب تہوار کی تاریخیں ستاروں کی گردش کے پیش نظر مختلف تاریخوں پر بروج کی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے مقرر کی گئی ہیں اور اِس بات کا بھی خیال موجود ہے کہ یہ تہوار شمسی ماہ کے ضمن میں آتے ہیں یا قمری ماہ کے۔ ہر مہینہ دو دو پندھواڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ سوم ناتھ پنڈت لکھتے ہیں:

> پریتھ کانهہ ریتھ چھُ دون دون پچھن ہُند ۔ گٹھء پچھ تہء زونہء پچھ (۲)۔
>
> ترجمہ: ہر مہینہ دو دو پندھواڑوں پر مشتمل ہوتا ہے (یعنی) اماوس کی راتیں اور چاندنی راتیں۔

اس لیے انہی دنوں کی مناسبت سے کچھ تہوار اماوس کی راتوں اور کچھ چاندراتوں میں منعقد کئے جاتے ہیں۔ کشمیر میں پنڈت لوگ جو اہم تہوار مناتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱) نوریہہ:

یہ شمسی سال کا پہلا دن ہوتا ہے۔ اِس روز کشمیری پنڈت پوجا پاٹ کا عمل کرتے ہیں اور اپنے بھگوان سے نئے سال کی برکتوں کیلئے پراتھنا یعنی دعا کرتے ہیں (۳)۔ اس دن کشمیری پنڈت صبح

اُٹھ کر نہاتے دھوتے ہیں اور نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ جوان اور بچے تفریح پر نکل جاتے ہیں جبکہ بزرگ حضرات پوجا پاٹ میں مصروف ہو جاتے ہیں (۴)۔ اِس دن کی مناسبت سے ایس۔ کے شرما اور اُوشا شرما لکھتے ہیں:

> Naw-warih or the New Year's day falls on the first day of the bright fortnight of Chet (March-April) and the custom of unhusked rice, etc. being seen in the morning as on sont is observed.(5)

کشمیر میں اِس دن کی ایک خاص رسم ہے وہ یہ کہ رات کو ہی تھال چاول، اخروٹ، نمک و دودھ سے بھر ایک کمرے میں آئینے، پھول، سکّوں اور جنتریوں کے ساتھ رکھ دیا جاتا ہیں۔ صبح جو سب سے پہلے جاگتا ہے، وہ اِس کمرے میں جا کر اِن چیزوں کو دیکھ کر وہاں سے سکّہ اُٹھاتا ہے اور باقی گھر والوں کو وہ اشیاء دکھاتا ہے۔ تھال میں جو چاول ہوتے ہیں ان کی اگلے روز 'تہری' (پیلے رنگ کا چاولوں کا پکوان) بناتے ہیں تھال میں جو اخروٹ ہوتے ہیں وہ اُس دن مُنہ دھونے سے قبل تمام اہل خانہ دریا میں پھینک دیتے ہیں۔

۲۔ بیساکھی:

ہر سال ۱۳ اپریل کو یہ تہوار منایا جاتا ہے۔ اِس دن کو بہار کی آمد کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پنڈتوں کے عقیدہ کے مطابق بیساکھ کی پہلی تاریخ کو جب سورج برج حمل میں داخل ہوتا ہے تو اِس موقع پر کشمیر میں ایشہ بر کے مقدس استھاپن پر کشمیری پنڈت لوگ اشنان کرتے ہیں تاکہ بھگوان سے پراتھنا کر سکیں کہ وہ نئے سال کے بُرے اثرات سے بچ سکیں۔ کشمیر میں اس دن تفریح کے لئے مغل باغات کھُلے چھوڑے جاتے ہیں تاکہ لوگ سیر و تفریح کر سکیں (۶)۔ اِس طرح ہندو مسلم اِس بہار کے تہوار میں بھرپور شرکت کرتے ہوئے نئے سال کی پر مسرت ابتداء کرتے ہیں۔ ایس ایم اقبال بھی اِس تہوار کے بارے میں لکھتے ہیں:

> Baisakhi is also celebrated by the Kashmiri Pandits of Srinagar. A fair is held at Ishabar where people generally take a purificatory bath and then visit the nearby Nishat Bagh for a picnic.(7)

۳۔ سونتھ:

کشمیری مین سونتھ 'بسنت' کو کہتے ہیں۔ کشمیر میں سونتھ کا تہوار نہایت ہی تزک و احتشام سے

مختلف طریقوں اور پیرائے سے نہایت سج دھج کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اِس دن سب لوگ نئے کپڑے پہنتے ہیں اور سیر وتفریح پر جاتے ہیں (۸)۔ یہ تہوار عام طور پر ۱۵ مارچ کو منایا جاتا ہے۔ کھلے میدانوں میں عموماً میلے وغیرہ لگائے جاتے ہیں اور لڑکے لڑکیاں سیر وتفریح سے دل بہلاتے ہیں۔ ایس ایم اقبال لکھتے ہیں:

> Generally, a fair is held in some open ground of the village or city where the youngsters play games and the women enjoy the new blossoms and the warm sunshine.(9)

۴۔ جیشٹھ اشٹمی:

یہ کشمیری پنڈتوں کا بہت ہی اہم تہوار ہے جو جیٹھ کی چاندنی رات کی آٹھویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ اس روز تولہ مولہ میں واقع راگنیا دیوی کے استھاپن پر میلہ لگتا ہے جہاں کشمیری پنڈت اپنی دیوی کے درشن سے فیض یاب ہوتے ہیں (۱۰)۔ جیشٹھ اشٹمی کے بارے میں ایس کے شرما اور اُوشا شرما لکھتے ہیں:

> Jeth Ashtami or the 8th day of the bright fortnight of Jeth (May-June) is sacred on account of the birthday of the Goddess Ragnia. On this day a fair is held at the sacred spring situated at the village of Tulamula. Thousands of people flock thither and spend the night praying and singing around the spring.(11)

۵۔ شِوراتری:

بھگوان شِو جی اور پاروتی دیوی کے ملن کی رات پھاگن کے مہینے کے اندھیری پاکھ کی تیرھویں اور چودھویں تاریخ کی درمیانی رات منائی جاتی ہے۔ اس دن ہندو لوگ برت رکھتے ہیں اور اپنے بھگوان شِو کی پوجا کرتے ہیں۔ شِوراتری کی صبح مسلمان بھائی ہندو بھائیوں کو مبارکباد پیش کرنے جاتے ہیں۔ (۱۲) اِس طرح یہ قومی تہوار بھی کشمیر میں مذہبی رواداری و اخوت کی علامت کے طور پر زندہ ہے۔ ایس کے شرما اور اُوشا شرما اِس بارے میں لکھتے ہیں:

> On the 13th day the head of the family keeps a fast and performs the puja of Shiva during the night. The 14th day

is feast day. The elders are given presents of sugar on fruit by the younger ones; and cooked rice and meat are sent to the daughters. On the 15th day or first day of the suceeding fortnight, walnuts consecrated at the puja are distributed among relations and friends.(13)

پرانے زمانے کے کشمیری شِو راتری بڑے صدق دل سے ادا کرتے تھے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرتے تھے اور چھوٹی سی غلطی کو اپنی بدنصیبی سمجھتے تھے(۱۴)۔ اگر ان قدیم باشندوں کا کوئی گروہ اس رسم کو انجام دینے میں اب بھی مِل جائے تو سینکڑوں تکلّفات اِس رسم میں شامِل کر دیتے ہیں۔ بہرکیف یہ پنڈتوں کا انتہائی مشہور تہوار ہے۔

۶۔ ہرنوامہ:

یہ تہوار کشمیری پنڈت اپنی دیوی شارِکا کے جنم دن پر جون جولائی میں چاند کی نویں رات کو مناتے ہیں۔ کشمیر میں اس دیوی کا استھاپن سری نگر میں ہری پربت میں واقع ہے جہاں یہ تہوار منایا جاتا ہے۔ اس دن علی الصبح ہندو لوگ اس مقدس استھاپن پر جا کر اپنی دیوی کے نام کی پوجا پاٹ کا عمل کر کے پراتھنا کرتے ہیں۔ ایس ایم اقبال اِس بارے میں لکھتے ہیں:

Har Nawami or the 9th day of bright fortnight of Har (June-July) is the birthday of the Goddess Sharika, whose shrine is situated on the Hari Parvat hill in Srinagar. From early morning people in their thousands go round the sacred hill and also attend a big havan performed in honour of the Goddess there.(15)

۷۔ جنم اشٹمی:

یہ تہوار اگست ستمبر کی اندھیری پاکھ کی آٹھویں رات کو کرشن بھگوان کی پیدائش کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس روز عموماً پنڈت لوگ برت رکھتے ہیں اور ساتھ پوجا پاٹ کا عمل پورا کرتے ہیں اور وہ تمام رسوم بھی ادا کی جاتی ہیں جو بچے کے جنم لیتے وقت ادا کی جاتی ہیں(۱۶)۔ اس روز کشمیری پنڈت اپنی بیٹیوں کے گھر تحفے و تحائف بھیجتے ہیں۔ اس کے متعلق ایس۔ کے شرما اور اُوشا شرما لکھتے ہیں:

> The Birthday of Lord Krishna is celebrated on the 8th day of the dark fortnight of Bhadon (Aug-Sept) when every Kashmiri Pandit keeps a fast which is broken at moonrise. Presents of various fruits and cash are sent to daughters on this day.(17)

اِس روز صبح اُٹھ پہلے ہندو حضرات نہا کر پوجا پاٹ کا عمل شروع کرتے ہیں اور سارا دن فاقہ کشی کے بعد رات کو کرشن لیلائیں پڑھتے ہیں اور کرشن بھگوان کو لوریاں دیتے ہیں اور چاند کے نکلتے وقت پوجا کر کے کُچھ کھا پی لیتے ہیں (۱۸)۔ شہروں میں اس روز بھگوان کرشن کے جلوس بھی نکالے جاتے ہیں۔

۸۔ پُن دیُن:

یہ تہوار کشمیری پنڈت حضرات بھادوں کے مہینے میں مناتے ہیں چونکہ ان کے عقیدہ کے مطابق دولت کی دیوی لکشمی ہے اس لیے اِس تہوار پر پنڈت لوگ لکشمی دیوی کے نام کی روٹی بناتے ہیں۔ عموماً گھر کے تمام افراد کے حصے کی روٹی بنائی جاتی ہے۔ بعض کی نمکین اور بعض کی میٹھی گویا یہ سب روٹ لکشمی دیوی کی نذر ہو جاتی ہیں (۱۹)۔ اس دن ایک کچا دھاگہ عورتیں کانوں میں ڈال لیتی ہیں جس سے مُراد حلقہ غلامی ہے اور روٹوں پر کچھ پیسے رکھتی ہیں۔ پانی کی مٹکی کے اردگرد (جو روٹ کے ساتھ بھر کر رکھی ہوتی ہے) مولی کا دھاگہ جسے نارون کہتے ہیں باندھ دیتی ہیں اور اِس پر سندور کا ٹیکا لگا کر سب اِس کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہیں (۲۰)۔ پن دین کے تہوار کے متعلق ایس۔ایم۔اقبال لکھتے ہیں:

> Pun is a ceremony held in honour of the Goddes Lakhshami, Bread is prepared in each household on any auspicious day during the bright fortnight of Bhadon and, after performing the necessary religious rites, is distributed among relatives and neighbours.(21)

روٹ بنا کر مذہبی رسوم ادا کر کے پھر یہ روٹ رشتہ داروں اور محلّہ داروں میں تقسیم کر دی جاتی ہیں۔ اِس روز خاندان کی سب سے اُدھیڑ عمر عورت سب کو بٹھا کر دیوی لکشمی کی کہانیاں بھی سناتی ہے۔

۹۔ دیوالی:

یہ تہوار چراغاں کا تہوار ہے جو کارتک کی چودھویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ اِس تہوار کو دیوی

لکشمی اور دیوتا وشنو کے مِلن کا پوتر دن بھی سمجھا جاتا ہے۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ اس روز دیوتا کرشنا نے آرتی بھگوتی کے زیورات کی بازیابی انجام کو پہنچائی اور ایک بڑے راکشس کو مار کر اسکی قید سے ہزاروں لوگوں کو چھڑوایا(۲۲)۔ اس رات ہندو لوگ مٹی کے کھلونے جمع کرتے ہیں جن میں کِشن جی مہاراج اور لکشمی جی ضروری ہوتے ہیں۔ ان کھلونوں کے سامنے شیرینی اور پتاشہ وغیرہ رکھے جاتے ہیں اور پوجا کا عمل پورا کیا جاتا ہے۔ کھلونوں کے سامنے ایک تھالی میں کُچھ روپے اور ایک طلائی مہر اگر کسی کے گھر میں ہو تو وہ رکھتے ہیں پھر اِس پر ٹیکا لگا کر اِس کی پوجا کی جاتی ہے۔ سارا گھر چراغوں اور بلبوں سے روشن کیا جاتا ہے اور ساری رات ایک عورت جاگ کر گھر میں پوجا کا چراغ روشن رکھتی ہے(۲۳)۔ دیوالی کے تہوار کے متعلق ایم۔کے، کاہ لکھتے ہیں:

> Diwali, the festival of lights falls on the 14th day of the dark half of the Kartika month. All the corners, windows, balconeys and eddies of the house are illuminated with lights. It is also believed that Lord Rama returned to Ayodhya on this day and Lord Krishna killed the demon Narakasura; hence, this day Symbolizes the truimph of good over evil.(24)

دیوالی کے تہوار پر رات کو چراغاں کے ساتھ ساتھ پٹاخے اور آتشبازیاں بھی چھوڑی جاتی ہیں جو دلکش نظارہ پیش کرتی ہیں۔

۱۰۔ دسہرہ:

یہ تہوار اسوج کے مہینے کی دسویں چاندرات کو بھگوان رام کی لنکا میں راون پر فتح کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔ عموماً بھگوان رام کی فتح کے دسویں دن کی یاد میں اِسے دسہرہ کے نام سے منایا جاتا ہے۔ اس روز ہندو لوگ راون، کُمبھ کرن وغیرہ کے بڑے بڑے پتلوں کو جم غفیر میں لا کر آگ دیتے ہیں اور فرضی لنکا بنا کر مہا دیو ہنومان کی دم پر آگ لگا کر اس لنکا کو بھی آگ لگانے کا عمل دہراتے ہیں۔ اِس طرح رامائن کی داستان کو عملی نمونہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اور اس دوران رام لیلائیں بھی کھیلی جاتی ہیں(۲۵)۔ ایس کے شرما اور اُوشا شرما اِس تہوار کے بارے میں لکھتے ہیں:

> Dusserah or Vijay Dashmi on the 10th day of the bright fortnight of Assuj is celebrated as the day of victory of

Rama over Ravana. Effigies of Ravana, KumbKaran and Meghnad are burned at sunset on this day.(26)

۱۱۔ہولی:

رنگوں اور مسرتوں کا یہ تہوار پھاگن کے مہینہ کی چاندنی پاکھ کی دسویں تاریخ کے بعد منایا جاتا ہے۔ ہولی سنسکرت کے لفظ، ''ہولسکا'' کا بگاڑ ہے جس کے معنی ادھ پکے اناج کے ہیں جبکہ تہوار اصلاً بہار یہ تہوار کے طور پر منایا جاتا تھا۔ جب فصلوں سے فصلی بیماریوں کا قلع قمع کرنے کیلئے مذہبی رسوم ادا کی جاتی تھیں۔ جن میں ادھ پکے گیہوں اور جو کے ڈنٹھل کھالینے اور گوبر جلانے کی رسمیں آج بھی ادا کی جاتی ہیں۔ اِس تہوار کے پس منظر میں کئی روایات مشہور ہیں جن میں ایک ہندو راجا ہرنا کشپ، اِس کے بیٹے پر ہلاد کے جلتی ہوئی آگ سے بچ نکلنے اور اِس کی بہن ہولکا کے زندہ جل مرنے کے گرد گھومتی ہے۔ دوسری یہ کہ ایک ہولکا نامی بھوتنی ہر روز انسانی بچوں کو نگل جاتی تھی تو لوگ دیورادوں کے راجا سے ملتجی ہوئے جس کے نتیجے میں ایک روز ایک بچے کو بھوتنی کی ضیافت کے طور پر استعمال کرنے کا فیصلہ ہوا۔ وہ بچہ ایک بڑھیا کا تھا جو پریشانی کے عالم میں گھومنے لگی۔ اس دوران اسکی ملاقات ایک سادھو سے ہوئی تو اس نے کہا کہ بھوتنی کو بدزبانی سے مارا جاسکتا ہے تو پھر بڑھیا نے بچوں کو اکٹھا کیا۔ جب ہولکا نمودار ہوئی تو بچوں نے اس پر گالیوں کی بوچھاڑ کردی یہاں تک کہ ہولکا دم توڑ بیٹھی تو پھر بچوں نے اِس کی نعش کو جلاتے ہوئے خوشیاں منائیں کیونکہ اُنھیں ایک چڑیل سے نجات ملی تھی۔ یہ تہوار اسی کو تازہ کرنے کیلئے منایا جاتا ہے [۲۷]۔ یہ تہوار ہندوؤں کی تہذیب کی کثرت میں وحدت کی علامت ہے۔ کشمیری پنڈتوں میں شادی کے بعد پہلی ہولی کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ دولہا اور دلہن دونوں کے خاندان اِس تہوار کیلئے تیاریاں کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر رنگ ملتے ہیں [۲۸]۔ کشمیری پنڈت قوم میں یہ ہولی کا تہوار انتہائی تمیز کے ساتھ منایا جاتا ہے اور اس طرح کی بدتمیزیاں نہیں کی جاتیں جو شراب نوش قوموں میں رائج ہیں کیونکہ کشمیری قوم کی محفل میں شراب منع ہے [۲۹] اور کسی موقع پر شراب جائز نہیں۔

۱۲۔ کھیچ ماوس:

یہ بھی قدیم تہوار ہے جس میں ہندو لوگ گھروں کی صفائی کرتے ہیں اور شام کو مونگ کی دال کی کھچڑی بناتے ہیں جو پوجا پاٹ کے بعد گھر کے لوگوں کو آفات وبلیات سے بچانے کی غرض سے جانوروں کو کھلاتے ہیں اور خود بھی کھاتے ہیں [۳۰]۔ اِس کے ساتھ کچی مولیاں اور اچار کا استعمال

بھی کیا جاتا ہے۔ کھیو ماوس کے تہوار کے بارے میں ایم۔کے کاہ لکھتے ہیں:

The Amawasya of the same fortnight is the auspicious day of 'Khetsi Mavas', when rice mixed with moong beans and other cereals is cooked in the evening to please the 'yaksha(Yachh) so that he casts no evil on the members of the family. The cereal rice (Yechha sot) is placed at so a pot out side the house, believed to be the Yaksha's place.(31)

غرض یہ کہ درج بالا تہوار کشمیری پنڈت لوگوں کے اہم تہوار مانے جاتے ہیں جو وہ بڑی گرمجوشی سے مناتے ہیں۔ نہ صرف ہندو قوم آپس میں ان تہواروں پر خوشی مناتے ہیں بلکہ کشمیری مسلمان بھی ان پنڈت بھائیوں کو مبارک بادیں دیتے نظر آتے ہیں جو اِس فردوس بریں میں ایک بے نظیر مثال بن کر یہاں کی ثقافت کو چار چاند لگاتی ہے۔

☆☆☆☆

حوالہ جات

1) Kaw, M.K., *Kashmir & Its People*, A.P.H. Publishing Corporation, New Dehli, 2004, Page-246.

۲) پنڈت، سوم ناتھ، کأشرِ ین بٹن ہندی رسم تہٕ رواج، کأشر ڈپارٹمنٹ، کشمیر یونیورسٹی، سری نگر، ۱۹۸۳ء، ص ۱۷۸۔

۳) ٹینگ، محمد یوسف، رسالہ ہمارا ادب، (مضمون: میلے اور تہوار، رسول پوپر)، جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سری نگر، ۱۹۷۹ء، ص ۲۱۵۔

۴) بخاری، محمد یوسف ڈاکٹر، کشمیری نامہ، شعبہ کشمیریات، اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص ۲۵۔

5) Sharma, S.K., Sharma Usha, Society, *Economy and Culture of Kashmir*, Deep & Deep Publications, New Dehli, 1999, Page-250.

۶) ٹینگ، محمد یوسف، رسالہ ہمارا ادب، (مضمون: میلے اور تہوار از رسول پوپر)، جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سری نگر، ۱۹۷۹ء، ص ۲۱۹۔

7) Iqbal, S.M., *The Culture of Kashmir*, Wahid Publications, Karachi, 1991, Page-39.

۸) بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، شعبہ کشمیریات، اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص ۳۱۔

9) Iqbal, S.M., *The Culture of Kashmir*, Wahid Publications, Karachi, 1991, Page-39.

۱۰) ٹینگ، محمد یوسف، رسالہ ہمارا ادب، (مضمون: میلے اور تہوار از رسول پوپر)، جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سری نگر، ۱۹۷۹ء، ص ۲۱۶۔

11) Sharma, S.K., Sharma, Usha, Society, *Economy and Culture of*

Kashmir, Deep & Deep Publications, New Dehli, 1999, Page-250.

۱۲) ٹینگ، محمد یوسف، رسالہ ہمارا ادب، (مضمون: میلے اور تہوار از رسول پونپر)، جموں وکشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سری نگر، ۱۹۷۹ء، ص ۲۱۸۔

13) Sharma, S.K., Sharma, Usha, Society, *Economy and Culture of Kashmir*, Deep & Deep Publications, New Dehli, 1999. Page-249.

۱۴) کاشمیری، شونرائن رینہ، پنڈت، کشمیری پنڈت، قیصری پریس، جالندھر، س ن، ص ۱۳۵۔

15)Iqbal, S.M., *The Culture of Kashmir*, Wahid Publications, Karachi, 1991, Page-39.

۱۶) ٹینگ، محمد یوسف، رسالہ ہمارا ادب، (مضمون: میلے اور تہوار از رسول پونپر)، جموں وکشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سری نگر، ۱۹۷۹ء، ص ۲۱۶۔

17) Sharma, S.K., Sharma, Usha, Society, *Economy and Culture of Kashmir*, Deep & Deep Publications, New Dehli, 1999, Page-250.

۱۸) بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، شعبہ کشمیریات، اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص ۲۷۔

۱۹) ایضاً

۲۰) کاشمیری، شونرائن رینہ، پنڈت، کشمیری پنڈت، قیصری پریس، جالندھر، س ن، ص ۱۳۱۔

21) Iqbal, S.M., *The Culture of Kashmir*, Wahid Publications, Karachi, 1991, Page-40.

۲۲) ٹینگ، محمد یوسف، رسالہ ہمارا ادب، (مضمون: میلے و تہوار از رسول پونپر)، جموں وکشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سری نگر، ۱۹۷۹ء، ص ۲۲۰۔

۲۳) بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، شعبہ کشمیریات، اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص ۳۵۔

24) Kaw, M.K., *Kashmir & Its People*, A.P.H. Publishing Corporation, New Dehli, 2004, Page-248.

۲۵) ٹینگ، محمد یوسف، رسالہ ہمارا ادب، (مضمون: میلے اور تہوار از رسول پونپر)، جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سری نگر، ۱۹۷۹ء، ص۲۱۹۔

26) Sharma, S.K., Sharma, Usha, Society, *Economy and Culture of Kashmir*, Deep & Deep Publications, New Dehli, 1999, Page-250,251.

۲۷) ٹینگ، محمد یوسف، رسالہ ہمارا ادب، (مضمون: میلے اور تہوار از رسول پونپر)، جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سری نگر، ۱۹۷۹ء، ص۲۱۸، ۲۱۹۔

۲۸) بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، شعبہ کشمیریات، اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب، لاہور، ص۳۴۔

۲۹) کاشمیری، شونرائن رینہ، پنڈت، کشمیری پنڈت، قیصری پریس، جالندھر، س ن، ص۱۳۶۔

۳۰) بخاری، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، شعبہ کشمیریات، اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص۲۹۔

31) Kaw, M.K., *Kashmir & Its People*, A.P.H. Publishing Corporation, New Dehli, 2004, Page-2